سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۵ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر سے پہلے حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوئی اور پھر شام کے وقت بھی بے چینی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اب طبیعت بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۵ جنوری۔ کل شام نیا چاند طلوع ہونے پر رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو گیا۔ ربوہ میں اس بابرکت مہینے کی خصوصی عبادات کا گزشتہ رات سے ہی آغاز ہو چکا ہے۔ چنانچہ کل رات مسجد مبارک اور ربوہ کی متعدد دیگر مساجد میں نماز تراویح کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مسجد مبارک میں مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ آج مورخہ یکم رمضان المبارک سے قرآن مجید کے خصوصی درس کا بھی آغاز ہو رہا ہے۔ درس مسجد مبارک میں ۱½ بجے بعد نماز ظہر شروع ہوگا اور عصر تک جاری رہے گا۔ پہلے پانچ روز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سورۃ فاتحہ سے سورۃ نساء تک درس دیں گے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

-- ربوہ - حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں کہ:-

"مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی غرض سے بہنیں کثرت سے ربوہ تشریف لے آتی ہیں۔ بعض وقت جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے وہ خواتین جو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ پندرھویں روزہ تک میرے نام بھجوا دیں۔"

-- ربوہ - ہیڈ مسٹرس صاحبہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ مطلع فرماتی ہیں کہ سکول جلسہ سالانہ کی تعطیلات کے بعد ۶ جنوری ۱۹۶۵ء بروز بدھ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح کھل رہا ہے۔ اساتذات و طالبات مطلع رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی اپنے نفس پر شفقت اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت

اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے تو وہ عند اللہ کسی ثواب کا مستحق نہیں ٹھہر سکتا

"جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالےٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے ہم اہلِ دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دے لیں گے۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کے رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے۔ خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہے، تو باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان خدا کے واسطے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے مگر جو تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں خدا ان کو دوسری مشقت میں ڈال دیتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

نئے سال کو اس عزم اور ارادے کے ساتھ شروع کرو کہ ہم نے محنت کرنی ہے اور ہماری محنت سے ہی اعلیٰ نتائج پیدا ہونگے

اگر تمہارے کسی کام کے اعلیٰ نتائج نہ نکلیں تو اسکی ذمہ داری تم پر ہے نہ کہ خدا تعالیٰ پر

خوب سمجھ لو کہ محنت اور قربانی کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آیا کرتی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷؍جنوری ۱۹۵۵ء — بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- یہ جمعہ اس

سال کا پہلا جمعہ

ہے۔ پچھلا جمعہ گزشتہ سال کا آخری جمعہ تھا۔ ہمیں اپنے اعمال پر غور کرتے ہوئے سوچنا چاہیئے کہ ہر سال ہمارے کام کو کتنا بڑھا دیتا ہے اور ہماری ذمہ داری کو کتنا ادا کر دیتا ہے۔ ہر سال ہی میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور ہر سال ہی آپ میں سے مخلص لوگ نئے نئے عزم اور ارادے کرتے ہیں۔ لیکن جب سال گزر جاتا ہے تو ڈھاک کے وہی تین پات نظر آتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ یا یوں کہو کہ ہماری قوم کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہم نے محنت کا مفہوم بالکل بدل دیا ہے۔

ایک نیک بات ہمارے بزرگوں نے ہمارے اندر جاری کی تھی۔ اور

ایک روحانیت کا دروازہ

انہوں نے ہمارے لئے کھولا تھا لیکن ہم نے وہی چیز دین کے خلاف الٹ کے رکھ دی اور اس کو ہم نے اپنے نفس کا بہانہ بنا لیا وہ بات یہ تھی کہ اعمال کے نتائج خدا تعالیٰ مرتب کرتا ہے۔ انسان صرف کام کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارے اعمال کے جو اچھے نتائج نکلیں تم انہیں اپنی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف منسوب کیا کرو۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ کہ جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو خدا تعالیٰ مجھے شفا دیتا ہے یعنی بیماری میری طرف سے آتی ہے اور شفا خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اس میں یہی نکتہ تھا کہ ہر نیک بات خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا کرو۔ اور ہر بُری بات اپنی طرف منسوب کیا کرو۔ لیکن ہم نے وہی بات اٹھا کر ان کے اور دین کے خلاف کر دی۔ اور جب ہمارے کسی کام کا نتیجہ نہیں نکلتا تو ہم اسے اپنی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے تو محنت کی تھی لیکن اس کا نتیجہ نکالنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں تھا۔ اگر اس نے نہیں نکالا تو اس میں ہمارا کیا اختیار ہے اس طرح ہم اپنی کمزوری کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ

فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے نام کا اتنا غلط استعمال کیا ہے کہ انہوں نے دین کی کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی کسی زمانہ میں جب مسلمان کہتے تھے کہ اس گھر میں خدا ہی خدا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ اس گھر میں خدا تعالیٰ کی برکت پائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت اس گھر میں ہے لیکن آجکل لوگ جب کہتے ہیں کہ اس گھر میں اللہ ہی اللہ ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس گھر میں کوئی چیز نہیں۔ گویا جس چیز کو خدا تعالیٰ کی حکومت اور اس کی طاقت اور قوت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اسے اب نفی اور صفر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے نزدیک اب صفر ہے۔ اس کی کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ وہی معاملہ ہم نے توکل سے کیا ہے۔ ہم ایک کام کرتے ہیں اور جب اس کے لئے غلط طریق اختیار کرتے ہیں۔ اس کے لئے کمزور محنت کرتے ہیں یا اس سے قطعی غفلت کا معاملہ کرتے ہیں۔ اور لازماً اس کا نتیجہ صفر نکلتا ہے تو اس کا

الزام خدا تعالیٰ کو دیتے ہیں

اور کہتے ہیں اس کا موجب خدا ہے۔ ہم نے تو اپنا پورا زور لگا دیا تھا۔ نتیجہ نکالنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں تھا ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔ ہمارا مبلغ۔ کلرک۔ آڈیٹر نائب وکیل۔ نائب ناظر۔ ناظر۔ وکیل اور پھر ہمارے استاد پروفیسر اور علماء سارے کے سارے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا پورا زور لگا دیا ہے اور مقدور بھر محنت کی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ گویا ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ ہر اچھا کام اس سے سرزد ہوتا ہے اور بیڑا غرق کرنا خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ گویا جس ذات کو کسی زمانہ میں بیڑا تیرانے والا کہا جاتا تھا اب ہم اپنی غفلت اور

سُستی پر پردہ ڈالنے

کے لئے اسے بیڑا غرق کرنے والا کہتے ہیں۔ اور اگر وہ بیڑا غرق کرنے والا نہیں بلکہ بیڑا تیرانے والا ہے تو بیڑا غرق ہم کرتے ہیں۔ اور اپنی نادانیوں اور غفلتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر تم اس سال یہی نکتہ سمجھ لو کہ محنت اور قربانی کے بغیر دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا اور اگر واقعہ میں تم محنت اور قربانی کرو تو ناممکن ہے اس کا اعلیٰ نتیجہ پیدا نہ ہو۔ تمہارے کسی کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو تمہارا بیڑا خدا تعالیٰ نے غرق نہیں کیا تم نے خود کیا ہے۔ اگر تم

اس نکتہ کو سمجھ لو

تو تمہاری کایا پلٹ جائے۔ اب ہمارا کارکن یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اتنے گھنٹے کام کیا ہے نتیجہ نکالنا تو خدا تعالیٰ کا کام تھا میرا کام نہیں تھا لیکن اگر وہ ۶ گھنٹے کی بجائے ۸ یا ۹ گھنٹے بھی بیٹھتا ہے اور اپنا وقت سُستی اور غفلت میں ضائع کر دیتا ہے تو اس کا کیا فائدہ۔ اس طرح اگر وہ پچاس گھنٹے بھی بیٹھے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کوئی ایک چیز اختیار کر لیں جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے افراد سے کہا تھا کہ وہ ہر سال کوئی ایک خلق اختیار کرنے کا عہد کر لیا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ تم اس سال یہ خلق اختیار کرو کہ تم محنت کا طریق اختیار کرو۔ اور اس کے ساتھ یہ یقین پیدا کرو کہ اگر تم محنت کرو گے تو لازماً اس کا اچھا نتیجہ نکلے گا۔ اور اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو تم کذاب ہو۔ تم نے محنت کی ہی نہیں۔ ورنہ کیا وجہ تھی کہ تمہاری محنت کا اچھا نتیجہ نہ نکلتا۔ اگر تم اس نکتہ کو سمجھ لو تو

تمہاری کایا پلٹ جائیگی

اور ہر حال تمہارے کاموں کا عظیم الشان نتیجہ نکلیگا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی محنت کرے۔ اور پھر اس کے کام کا اچھا نتیجہ نہ نکلے۔ ہمیں نظر آتا ہے کہ جس کسی نے بھی محنت کی ہے اس کی کایا پلٹ گئی ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم محنت کریں اور ہماری کایا نہ پلٹے

بڑی مصیبت یہ ہے

کہ جو ہمارے ذمہ دار کارکن ہیں انہوں نے اخلاقی نقطہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ یہی حال بیرونی انجمنوں کا ہے۔ ان میں بھی ہر سال نئے ارادے اور نئے عزم ہوتے ہیں۔ نئے وعدے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے نتائج بہت کم نکلتے ہیں۔ اب تک ہماری ساری کمائی ہمارے بیرونی مشن۔ چند تعلیمی ادارے اور چندے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کالج اور سکول دوسرے لوگوں کے پاس بھی ہیں لیکن ہمارے پاس مبلغ ہیں۔ تبلیغی مشن ہیں۔ جو ان کے پاس نہیں۔ ہمارے لوگ چندہ بھی بڑی محنت سے دیتے ہیں۔ اگرچہ جتنا چندہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے ہمارا موجودہ چندہ اس کا قریباً نصف ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اتنا چندہ بھی نہیں دیتے۔ ویسے کام تو ہمارے ذمہ ہزاروں ہیں ہم نے

صداقت کو دنیا میں قائم کرنا ہے

نہ صرف ہم نے اپنے آپ کو سچ کا عادی بنانا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی سچ کی عادت ڈالنی ہے۔ ہم نے خود اپنے آپ کو بھی محنتی بنانا ہے اور دوسروں میں بھی محنت کی عادت پیدا کرنی ہے۔ ہم نے خود بھی عالم بننا ہے اور دوسروں کو بھی عالم بنانا ہے۔ خود بھی منصف بننا ہے اور دوسروں کے اندر بھی عدل وانصاف کی عادت پیدا کرنی ہے اب دیکھو کتنے اخلاق ہیں جو ہم نے اپنے اندر اور دوسرے لوگوں کے اندر پیدا کرنے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ایک ایک صفت

کے مقابلہ میں بعض دفعہ دس دس بیس بیس پچاس پچاس اخلاق آ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ۹۹ صفات گنی جاتی ہیں۔ اگر ایک ایک صفت کے مقابلہ میں دس دس بیس بیس اخلاق ہوں تو ہزاروں اخلاق بن جاتے ہیں۔ اور ہم نے ان میں سے ہر خلق کو نہ صرف اپنی ذات میں بلکہ دوسروں میں بھی پیدا کرنا ہے۔ لیکن اب تک ہم اپنے مقصد میں کامیاب کیوں نہیں ہوئے اس کی یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے اقرار پر قائم نہیں رہتے۔ اور تھوڑا بہت کام جو کرتے ہیں۔ اگر وہ نامکمل رہ جاتا ہے یا اس کے بد نتائج نکلتے ہیں تو ہم یہ محسوس نہیں کرتے کہ وہ بد نتائج ہماری وجہ سے نکلے ہیں بلکہ ہم انہیں خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا تھا کہ جو کام آسمان پر جاری ہو۔ ہم اسے زمین پر جاری کریں لیکن عملی طور پر

ہم یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم جو کام کرتے ہیں خدا تعالیٰ اسے منسوخ کر دیتا ہے۔ ہم بد نتائج کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور اپنے آپ کو ان سے بری قرار دیتے ہیں۔ گویا ہمارے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت بھی ختم ہو گئی ہے اس کی صفت مالکیت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی صفت رحیمیت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی صفت ستاریت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی صفت غفاریت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی حیمیت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی صفت جباریت بھی ختم ہو گئی ہے۔ مذہب بھی ختم ہو گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفت قہاریت

باقی رہ گئی ہے۔ باقی سب کام اس نے چھوڑ دیئے ہیں۔ اب وہ صرف قہار ہی قہار ہے اور قہار کے بھی دو معنے ہیں۔ سچ کے مقابل پر جھوٹ کو دبا کر سچ کو ابھارنے والا اور ذلیل کرنے والا۔ لیکن ہمارے زمانہ میں وہ صرف ذلیل کرنے والا ہی ہے غالب کرنے والا نہیں

اگر تم یہ چیز سمجھ لو کہ تمہاری محنت اور قربانی سے ہی اعلیٰ نتائج نکلیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری یہ ساری حالت بدل جائیگی پس

تم خوب سمجھ لو

کہ محنت اور قربانی کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آئے گی۔ اور تم خوب سمجھ لو۔ کہ اگر تم سچی محنت کروگے۔ تو اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا اور اگر تمہارے کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ یا پھر تم احمق ہو۔ قرآن کریم نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ کوئی عورت سارا دن محنت سے سوت کاتا کرتی تھی۔ لیکن بعد میں وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔

دراصل یہ ایک واقعہ تھا جو عرب میں مشہور تھا۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے عرب میں

یہ واقعہ مشہور تھا

کہ کوئی پاگل عورت تھی وہ سوت کاتا کرتی تھی تا اس سے گاؤں والوں کی مدد کر سکے۔ اس کے سوت کاتنے کے دوران میں اگر کوئی مدد طلب کرنے والا آ جاتا تو وہ اسے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیتی اور کہتی کہ ابھی پورا سوت تیار نہیں جب وہ سوت کات لیتی تو گاؤں کے قابل امداد لوگوں کے متعلق معلومات حاصل کرتی اور پھر اس سوت کو کاٹ کر ان سب میں تقسیم کر دیتی۔ لیکن اس کی محنت سے کوئی شخص بھی فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ سوت آٹھ آدمیوں کے کام آ سکتا تھا۔ اور قابل امداد سو آدمی ہوتے تو وہ اسے ٹکڑے کر کے سو آدمیوں میں تقسیم کر دیتی۔ اور اس طرح وہ کسی کے بھی کام نہ آ سکتا تو فرمایا تم اس عورت کی طرح نہ بنو۔

اس کے معنے یہ ہیں

کہ تم بے وقوف نہ بنو۔ تم محنت کرو اور عقل سے محنت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے خیال میں کسی کو کوئی چیز دے رہے ہو۔ لیکن اسے اس کا کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ تمہاری ہر تکلیف ایسی ہو جو دوسروں کو آرام دینے والی ہو۔ اگر تم کوئی ایسی تکلیف اٹھاتے ہو کہ اس سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ تو تمہاری وہ تکلیف خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری وہی تکلیف پسند ہے جس سے

دوسروں کو آرام

ملتا ہے۔ اگر تم کوشش کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں کسی کو ہدایت مل جاتی ہے۔ تو تمہارا یہ فعل خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ لیکن اگر کوشش کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں کسی کو ہدایت نہیں ملتی۔ اور تم یہ کہہ دیتے ہو کہ ان لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں تو تمہارا یہ کام

خدا تعالیٰ کو پسند

نہیں۔ تم یہ کہتے ہو کہ میرے بھائی بھتیجے یا دوسرے رشتہ دار میری بات نہیں سنتے۔ یا میری باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن تم بھی تو کسی کے بھائی تھے۔ تم بھی تو کسی کے بھتیجے تھے۔ تم بھی تو کسی کے خاوند تھے۔ تم بھی تو کسی کے داماد تھے۔ تمہارا خدا تعالیٰ سے کیا رشتہ تھا۔ کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔

حقیقت یہ ہے

کہ جماعت کے دوست اپنے رشتہ داروں اور قریبی دوستوں کو صحیح طور پر نہیں سمجھاتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ ان پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ کل ہی میرے پاس ایک عورت آئی وہ قادیان کے پاس رہنے والی تھی اس نے مجھے بتایا کہ

چالیس سال سے

میرا خاوند احمدی نہیں ہوا۔ میں اکیلی احمدی ہوں وہ خود نیک عورت تھی۔ اور موصیہ تھی۔ اور میرے پاس یہ شکایت لے کر آئی تھی۔ کہ اب میں ۷۰۔۷۲ سال کی ہو گئی ہوں۔ اگر میں مر گئی تو میرا جنازہ کون لائے گا۔ میں نے اسے کہا کیا تمہارا خاوند زندہ ہے۔ اس نے کہا ہاں وہ زندہ ہے لیکن احمدی نہیں۔ میں نے کہا کیا تمہارا اور کوئی رشتہ دار احمدی نہیں۔ اس نے کہا نہیں میں نے کہا کیا تمہارے ماں باپ کی طرف سے بھی کوئی رشتہ دار احمدی نہیں۔ اس نے کہا میرے بھائی احمدی ہیں۔ میں نے کہا پھر تم میرے پاس کیوں آئی ہو۔ مجھے تو تمہاری موت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ تم اپنے ان بھائیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ مرنے کے بعد میری نعش یہاں لے آنا۔

اب دیکھو اتنا لمبا عرصہ ساتھ رہنے کے باوجود اس عورت کا خاوند احمدی نہیں ہوا۔ ویسے یہ اس عورت کے

ایمان کا کمال تھا

کہ وہ اتنے لمبے عرصہ سے احمدیت پر قائم رہی۔ آخر اس کا خاوند اس کی مخالفت کرتا ہوگا لیکن اس عورت میں فعال کی صفت نہیں تھی۔ اور خدا تعالیٰ فعال لما یرید بھی ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ فعال لما یرید ہے تو یہ صفت اس کے بندوں کے اندر بھی ہونی چاہیئے۔ لیکن وہ عورت فعال نہیں تھی۔ اس کی شادی پر چالیس سال گزر چکے تھے۔ لیکن نہ وہ اپنے خاوند کو احمدی کر سکی۔ اور نہ اس کا خاوند اسے اپنی طرف لے جا سکا تھا۔ وہ دونوں ایک

ضروری اعلان

بعض احباب کی طرف سے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ انہیں جلسہ کے موقعہ سالانہ پر کے بعد کوئی پرچہ نہیں ملا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل کے ۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء کے پرچہ میں یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ حسب سابق جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے ان دنوں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ لہٰذا جلسہ سالانہ کے دنوں میں الفضل شائع نہیں کیا گیا تھا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہی ٹاپ کے تھے۔ لیکن بہر حال ہمیں اپنے آدمی کے متعلق افسوس ہے کہ وہ دوسرے پر کوئی اثر نہ ڈال سکا۔ پس

تم یہ ارادہ کر لو

کہ تم اس سال میں ہر جگہ شور مچا دو گے کہ عمل کرو۔ عمل کرو۔ عمل کرو۔ اور یہ خیال دل سے نکال دو گے کہ تمہارے کاموں کا خراب نتیجہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلتا ہے۔ اگر تم سچی محنت کرو گے تو لازمی طور پر اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا۔ اگر تمہارے کسی کام کا بُرا نتیجہ نکلتا ہے تو اُس کا موجب تم خود ہو۔ خدا تعالیٰ بناتا ہے تم ضائع کرتے ہو اذا مرضتُ فھو یشفین۔ بیماری تم خود لاتے ہو۔ شفا خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ پس جب بھی کوئی کام ٹوٹے گا تمہاری طرف سے ٹوٹے گا۔ اور جب بھی کوئی کام بنے گا تو وہ خدا تعالیٰ بنائیگا۔ اگر تم یہ نکتہ سمجھ لو تو تمہاری حالت بدل جائے گی۔

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھ میں تین بُری عادتیں ہیں۔ جن کو ترک کرنے کی میں اپنے اندر طاقت نہیں پاتا۔ آپؐ کوئی ایسا طریق بتائیں جس کے اختیار کرنے سے میں ان بُری عادات سے چھٹکارا حاصل کر سکوں۔ ان تین بُری عادات میں سے ایک جھوٹ بھی تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میری ایک بات مان لو۔ دو کا میں ذمہ لیتا ہوں۔ تم ایک عیب چھوڑ دو۔ یعنی

جھوٹ بولنا

اُس نے کہا بہت اچھا۔ اور چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد وہ شخص دوبارہ آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا اب تمہارا کیا حال ہے اُس نے کہا یا رسول اللہؐ جھوٹ کے چھوڑنے سے سارے عیوب چھوٹ گئے۔ میں جب بھی کوئی غلطی کرنے لگتا تو خیال آتا تھا کہ میں لوگوں کو کیا جواب دوں گا۔ اگر سچ بولوں گا تو لوگ بُرا بھلا کہیں گے اور اگر جھوٹ بولا تو اپنا عہد توڑ دونگا۔ اسطرح محض جھوٹ نہ بولنے کی برکت سے میں سب عیوب سے نجات پا گیا ہوں۔ اسی طرح اگر تم اس سال محض

یہ عہد کر لو

کہ ہم نے محنت کرنی ہے اور ہماری محنت کے ہی اعلیٰ نتائج پیدا ہونگے۔ اور اگر ہمارے کسی کام کے اعلیٰ نتائج پیدا نہ ہوئے تو ہمیں اقرار کرنا ہو گا کہ ہم نے محنت نہیں کی یا کوئی حماقت کی ہے جسکی وجہ سے ہماری محنت کا صحیح نتیجہ نہیں نکلا۔ تو تمہاری کایا پلٹ سکتی ہے پس تم یہ سال اس

نئے ارادہ اور عزم سے شروع کرو

اسکے نتیجہ میں تم اگلا سال اس سے بھی نیک اور اعلیٰ ارادہ سے شروع کرو گے اور تم اپنے ایمانوں میں ایسی پختگی دیکھو گے جس کو کوئی شخص توڑ نہیں سکے گا۔

رمضان کا مبارک مہینہ ــــــ ضروری مسائل

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مبارک مہینہ ہمیں پھر نصیب ہوا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کی اہمیت اور برکات کا ذکر قرآنِ کریم اور احادیث میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"شھر رمضان الّذی انزل فیہ القرآن۔ بقرہ

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ گویا کلامِ الٰہی اور الہام کے نزول سے اس مہینہ کو خاص تعلق ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اذا جاء رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جھنّم و سلسلت الشیاطین۔

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانی رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور جہنّم کے دروازے بند کر دئیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

روزہ کے مسائل

روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پئے۔ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجّہ کرے۔

۲۔ رمضان کا روزہ ہر بالغ عاقل اور باصحت مسلمان کے لئے فرض ہے۔ جو مقیم ہو۔

۳۔ پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھانے کی خاص تاکید کی گئی ہے تاکہ انسان کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تسحّروا فان فی السحور برکۃ

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی سحری کا کھانا کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے

۴۔ سحری کے کھانے کے لئے پو پھٹنے کے قریب کا وقت پسندیدہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں:۔

تسحرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الی الصلوٰۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیۃ (ایضاً)

یعنی ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا اور پھر حضور نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور حضور کے سحری کھانے میں اور اذان میں اتنا وقفہ تھا جس میں پچاس آیات پڑھی جا سکیں۔

۵۔ افطاری کے لئے یہ تاکید کی گئی ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا چاہیئے چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر۔

(مسلم کتاب الصیام)

کہ جب تک لوگ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرتے رہیں گے اس وقت تک وہ خیر پر قائم رہیں گے۔ یعنی احکامِ اسلامی کی حقیقی روح ان میں زندہ رہے گی۔

۶۔ مسافر۔ مریض۔ حاملہ۔ حائضہ۔ مرضعہ اور ایسا بوڑھا جس کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہوں اور بچے کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

۷۔ مسافر۔ مریض اور اسی طرح حاملہ۔ حائضہ اور مرضعہ کو بعد میں سال کے دَوران کسی وقت چھوڑے ہوئے روزوں کو پورا کرنا چاہیئے۔

۸۔ چھوٹی عمر کے بچّوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس بارے میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد حسبِ ذیل ہے:۔

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہیئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچّوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہو گا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت انکو ضرور مشق کرانی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنّت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ مشق کرانی چاہیئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت ہے"۔ (تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۸۵)

۹۔ جو شخص مریض یا مسافر ہونے کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکے لیکن مالی طاقت رکھتا ہو اسے روزانہ ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ رمضان دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذہب تھا اور آپ ہمیشہ فدیہ بھی دیتے تھے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے اور اسی کی دوسروں کو تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا کی ہی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا"۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

۱۰۔ روزے دار کو روزے میں لغو باتوں اور جھوٹ سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ۔ (بخاری کتاب الصیام)

کہ جو شخص جھوٹے اقوال و اعمال کو نہیں چھوڑتا اسکے محض کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

تہجّد و تراویح

۱۱۔ رمضان عبادات کا مہینہ ہے اس لئے روزہ دار کو ذکرِ الٰہی۔ تسبیح و تحمید۔ تلاوت قرآنِ کریم اور دعاؤں میں وقت گزارنا چاہیئے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تہجد کی نماز کو سب سے زیادہ افضلیت حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

ما کان یزید فی رمضان ولا غیرھا علی احدی عشرۃ رکعۃ

(بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ تہجد کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد جو باجماعت تراویح پڑھنے کا طریق ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا:۔

نعم البدعۃ ھذہ والتی ینامون عنھا افضل من التی

یقومون۔ (بخاری کتاب التراویح)

"عشاء کے بعد باجماعت تراویح پڑھنے کا طریق جو مَیں نے جاری کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے تو ثابت نہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ ایک نیک امر ہے جو مَیں نے جاری کیا ہے مگر تہجد کی نماز بہرحال تراویح کی نماز سے کہیں افضل ہے۔"

پس تہجد کی نماز کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ دعا کی قبولیت کا وہ خاص اور غیر معمولی وقت ہے۔

قبولیتِ دُعا

۱۲۔ رمضان کے مہینہ کو قبولیت دعا سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اذا سالك عبادی عنی فانی
قریب اجیب دعوۃ الداع
اذا دعان فلیستجیبوا لی
ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون
(بقرہ آیت ۱۸۷)

"یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو جواب دے کہ مَیں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تا وہ ہدایت پائیں۔"

غرض رمضان کے مبارک ایام میں اللہ تعالیٰ بندے کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کی تڑپ اور اضطراب کی دعاؤں کو سُنتا اور ان کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔

۱۳۔ افطاری کے متعلق بعض لوگ تکلفات سے کام لیتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے کوئی کھجور سے۔ کوئی نمک سے۔ بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے۔

ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم پھر اس طریق کو جاری کریں اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کریں۔ (تفسیر کبیر بقرہ ص۳۹۶)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں رمضان کے ایام کی برکات سے متمتع فرمائے۔ ہماری دُعاؤں کو قبولیت عطا کرے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہماری جماعت کو ترقی و کامیابی کے اعلےٰ مقام پر فائز فرمائے۔ آمین

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ کا ذکرِ خیر

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور

۲۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو صبح ۴ بجے کے قریب ایک روح فرسا حادثہ پیش آیا۔ جبکہ چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم سرگودہا سے ایک برات کے ساتھ سیالکوٹ واپس جا رہے تھے۔ سیالکوٹ سے دس میل ورے مرحوم کی کار سے ایک ٹرک ٹکرا گیا۔ مرحوم چوٹوں کی وجہ سے بیہوش ہوگئے اور فوراً سیالکوٹ کے ہسپتال میں لے جائے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے مرحوم کو ہوش میں لانے کے لئے پوری کوشش کی۔ لاہور کے ماہر ڈاکٹر بھی سیالکوٹ بلوائے گئے اور انہوں نے بھی دوا اور علاج میں ہر ممکن کوشش کی لیکن یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ وقتِ مقدر آچکا تھا اور رات کو دس بجے کے قریب محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ بعمر ۵۵ سال۔

۲۲ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو بعد نماز عصر مرحوم کا تابوت ربوہ پہنچا۔ خبر پا کر دور و نزدیک سے دوست احباب ربوہ پہنچ گئے تھے۔ بعد نماز مغرب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کے احباب اور اہل ربوہ نے غمگین دل اور نمناک آنکھوں کے ساتھ اس گوہر بے بہا کو مقبرہ بہشتی کے اندر سپردِ خاک کیا۔ اور راضی برضا مقبرہ سے لوٹے۔ دلوں میں درد۔ زبانیں گنگ۔ مشیتِ ایزدی یہی تھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سیالکوٹ کے مردم خیز خطہ میں بڑے بڑے مخلص جاں نثار۔ وفادار سلسلہ احمدیہ کے خادم خدا تعالےٰ کے نیک بندے پیدا ہوئے اور اپنے اپنے وقت میں انہوں نے جماعت کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی چوہدری نذیر احمد مرحوم تھے۔

خاکسار نے مرحوم کے اندر بہت سی دلکش خوبیاں مشاہدہ کیں:۔

(ا) بڑے ذہین وفطین وکیل تھے۔ خاکسار نے بعض مشہور ججوں کو مرحوم کی اعلیٰ قابلیت کا معترف پایا۔ قانون کی باریکیوں پر ایک بسیط نظر رکھتے تھے۔ محنت اور کثرتِ مطالعہ آپ کا خاص امتیاز تھا۔

(ب) جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ ہماری جماعت کو بہت سے قانونی مراحل اور مشکلات کا سامنا آئے دن ہوتا رہتا ہے۔ اور جماعت کے وکلاء مشورہ کے لئے اکٹھے ہوتے رہتے ہیں۔ مرحوم کی شمولیت ان مشوروں میں ضروری سمجھی جاتی تھی۔ اور مرحوم ہر مصروفیت کو چھوڑ کر لمبا سفر اختیار کرکے ربوہ یا لاہور پہنچ جایا کرتے تھے۔ اسی طرح نگران بورڈ کے اجلاسوں میں بھی بُعدِ مسافت کے باوجود پابندی سے شامل ہوتے تھے صیغہ دیوانی کے نامور اور ممتاز وکیل تھے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اس صیغہ میں کام کرنے والے وکیل کی مصروفیات کس قدر کثیر ہوتی ہیں۔ لیکن مرحوم تمام جھگڑے بندوں کو توڑ کر سلسلہ کے کام کو مقدم ٹھیراتے اور پابندی سے مشوروں میں شامل ہوتے۔

(ج) طبیعت بڑی متین اور منکسر تھی۔ بات کرنے میں کبھی سبقت نہ کرتے نہ کسی کی بات کو کاٹتے۔ بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے۔ گویا آپ کا طرزِ عمل یہ تھا۔ کہ ؎

سخن تا نپرسند لب بستہ دار
گہر تشنگی تیشہ آہستہ دار

اور جب آپ کی باری آتی۔ تو بڑے انکسار لیکن پوری خود اعتمادی اور حلیمی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے۔ ہر بات کانٹے کی تول۔ مدلل اور مضبوط۔ اور آپ کی رائے بہت صائب اور وقیع ہوتی تھی۔

(د) تکلف اور تصنع آپ کی کسی بات میں نہ تھا۔ اخلاص اور ایثار ہر بات پر غالب تھا۔ سلسلہ کی خدمت کو ایک نعمت سمجھنا اور ہر ایک کے کام آنا مرحوم کا شیوہ تھا۔ بڑے فراخدل۔ مہمان نواز تھے۔ لین الطبع۔ صبور و حمول مہمان کے آرام و آسائش کا خاص انتظام اور رکھ رکھاؤ کرنے والے۔ شریف النفس۔ وفادار دوست۔

(ہ) ضلع سیالکوٹ کے نائب امیر تھے۔ جماعت کے فدائی۔ طبیعت میں سوز و گداز اور دردمند دل۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر مرحوم کو زار زار بے اختیار روتے خاکسار نے دیکھا۔

(و) ۱۹۱۹ء کی بات ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو فرمایا۔ کہ آئندہ زمانہ میں جماعت کو وکلاء کی بڑی ضرورت پیش آئے گی۔ بعد کے واقعات نے حضور کی اس فراست اور پیش بینی کی تصدیق کی اور جماعت کے بہت سے وکلاء کو اللہ تعالےٰ نے خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہر خدمت کرنے والا اپنے اپنے مقام پر پھولا پھلا اور کامیاب ہوا۔ نذیر احمد صاحب مرحوم بھی ایسے ہی خادمانِ سلسلہ میں سے تھے۔

اور یہ امر کہ آپ فنِ وکالت میں ممتاز اور ماہر تھے اور نیز یہ امر کہ اپنی قابلیت کو سلسلہ کی خدمت میں لگائے رکھتے تھے۔ اور ہر مصروفیت کو چھوڑ کر خدمت کے لئے حاضر موجود ہوتے تھے۔ ہمارے نوجوان وکلاء کے لئے ایک نمونہ ہے۔ تاکہ وہ خدمتِ سلسلہ کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔ اور اس کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔ اور نیز اپنے پیشہ میں پیش قدمی اور امتیاز حاصل کریں۔ تاکہ جانے والوں کی جگہ آنے والے لے سکیں۔ اور یہ کارواں آگے بڑھتا جائے۔ ؎

ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق

مرحوم کی وفات ایک جانگزا سانحہ ہے اور سیالکوٹ کی جماعت اور سلسلہ حقہ کا ایک نقصان ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس کمی کو پورا فرمائے۔ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو اور انہیں مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کل من علیھا فان ویبقی وجہ
ربک ذوالجلال والاکرام

خریدارانِ خالد کے لئے ایک ضروری اعلان

خالد کا خلافت ثانیہ نمبر خریداران ایجنٹ صاحبان اور ریزرو کروانے والی مجالس کے نام پوسٹ کر دیا گیا ہے۔

چونکہ رسالہ محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے اس لئے جملہ احباب سے درخواست ہے کہ رسالہ نہ ملنے کی شکایات جلد از جلد بھجوا دیں۔ تاکہ رسالہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ ۱۵ر جنوری کے بعد ملنے والی شکایات پر غور کرنا مشکل ہوگا۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ رقم

میری کچھ نقدی بشکل کرنسی نوٹ جو ایک دھاری دار کپڑے میں بندھی ہوئی تھی جلسہ سالانہ پر ۲۸-۱۲-۶۴ کو کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو بندہ کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں یا اطلاع دیں ممنون ہونگا۔

(شریف احمد۔ معرفت شریف بوٹ ہاؤس حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

مذہبی کتب اُردو ۔ عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں ۔

اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گول بازار ۔ ربوہ

قرآنی نمونوں کا مکمل مجموعہ

ہمارے یہاں جو عکسی، رنگین باترجمہ یا بلاترجمہ قرآن مجید اور حمائلیں طبع ہوتی ہیں اُن کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مکمل مجموعہ تیار کر دیا ہے اس مجموعہ میں ایک سو سے زیادہ نمونوں کے ورق ہیں یہ مجموعہ کیا ہے گویا تاج کمپنی کا نمائندہ تاج کمپنی کے قرآنوں کے بے نظیر عکسی، رنگین نمونے لیکر آپ کے پاس آگیا ہے اب آپ آرام سے گھر بیٹھے انکی زیارت کیجئے اور جو قرآن پاک منگوانا چاہیں منگوا لیجئے ؛

قرآنی نمونوں کا یہ مکمل مجموعہ پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے ۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ ۔ کراچی

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی ۔ تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بیمثل ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب کریں

زمیندار احباب کے لئے

شفتل برسیم وغیرہ سے جانوروں کو جو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے ۔ "اکسیر اپھارہ" کا ایک پیکٹ بفضلہ تعالیٰ اُسے منٹوں میں دور کر دیتا ہے ۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶/- روپے دو درجن اور زائد پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی ۔

تفصیلات کیلئے حیوانات کی امراض اور علاج کے متعلق رسالہ مفت طلب کریں ۔

ڈاکٹر لعل ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ۔۔۔ ربوہ
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر ۔ لاہور

ٹینڈر نوٹس

پرسنیج ریٹ ٹینڈرز نے شیڈول ریٹ پر محکمہ تعمیرات و شاہرات کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سال رواں کی فیس جمع کروائی ہے ۔ مندرجہ ذیل کام کے لئے درکار ہیں ۔ ٹینڈر ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں مورخہ ۱/۱۹۶۵ ۱۹ بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے ۔

کام کی تفصیلات دفتر ہذا میں کسی بھی دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔

نام کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	معیاد
سپیشل مرمت میل نمبر ۴۵، ۴۶، ۴۷ سڑک لاہور ۔ لائل پور ۔ جھنگ ۔ بھکر	۴۰،۰۰۰/- روپے	۸۰۰/- روپے	تین ماہ

(۱) مشروط ٹینڈر نا قابل قبول ہوگا ۔
(۲) افسر مجاز کو ایک یا سب ٹینڈر بغیر وجہ بتلائے منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا ۔
(۳) زر ضمانت ۔ خزانہ چالان یا ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں لی جائے گی ۔

دستخط :- ایگزیکٹو انجنیئر پراونشل ڈویژن جھنگ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی ۔ دیار کیل ۔ پڑتل چیل ۔ کافی تعداد میں موجود ہے ۔ ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں ۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ ۔ لاہور ✱ لائل پور ٹمبر سٹور ۔ رجباہ روڈ لائل پور ۔ فون ۳۸۰۸

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی

۱ ۔ آپ کی قومی کمپنی ہے ۔ (۲) نئی بسیں اور اعلیٰ سروس ہے
۳ ۔ بااخلاق عملہ ہے ۔ (۴) دینی کاموں میں تعاون کرتی ہے

سفر کرتے وقت ہماری حوصلہ افزائی کریں ۔ (جنرل منیجر)

نمایاں کامیابی

محترمہ فہمیدہ عظمت نے امتحان ۔ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے ۔

عظمت اللہ ۱۵/۸ اچھرہ برجی کوارٹرز لاہور

تار کا پتہ : مبشر پراپرٹی ڈیلرز سیالکوٹ شہر ۔ فون نمبر ۲۲۲۵

اعلان

کلیم اور جائیداد کی فوری خرید فروخت کیلئے

مبشر پراپرٹی ڈیلرز سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں

کراچی میں اعلیٰ اور عمدہ ڈرائی کلیننگ کے لئے یاد رکھیں

نیو کیپ کلین ڈرائی کلینرز

پی ۔ ای ۔ سی ۔ ایچ ۔ ایس نرسری ۔ کراچی ۲۹

نصرت رائیٹنگ پیڈ

جس پر
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کا بلاک پرنٹ شدہ ہے
ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس ۔ ربوہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعوٰی ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپکا سرمہ ۔ تریاق چشم تیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے ۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ مجھ ڈاکٹر و حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں ۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں ۔ پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں پیر سید کلیم صاحب الہندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۔ دس شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں ۔ اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھکر مریضان چشم کیلئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے ۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو منٹوں میں کرتا ہر ٹھوکر کو اندر رہ یا باہر کاٹ دیتا ہے ۔ زخم خارش ۔ دھند ۔ گیہ ۔ گونہ ۔ کم روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے ۔ چالیس سال گذرے ایک اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے ۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی ۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ ۔

نوٹ :- اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں ۔

المشتہر :- مرزا محمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم ہول منصف روڈ سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

ضرورت مزارعین و مستری ٹیوب ویل (ڈائیل انجن)

علاقہ میاں چنوں میں بارہ مربعہ زمین کاشت کرنے کے لئے مزارعین یا بیلداران کی ضرورت ہے ۔ درخواستیں امیر جماعت یا صدر صاحب سے تصدیق کروا کر بالمشافہ بات چیت کریں ۔ نیز ربوہ کے نزدیک سات میل کے فاصلہ پر بمقام سانگرہ ایک ایماندار اور سمجھدار مستری کی ضرورت ہے جو ٹیوب ویلز پر کام کر سکتا ہو ۔ آئیل انجن سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو ۔

المشتہر خلیل احمد ۔ کوٹھی "المنظور" ۲/۳ دار الصدر غربی نزد کوٹھی حیدر آباد اللہ خان صاحب ۔ ربوہ

وصایا

ضروری اطلاع :- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل بالتفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل ۱۷۵۹۳

میں سردار بیگم زوجہ سید محمد علی قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن موضع ۹ ٹی ڈی اے ڈاک خانہ پنج گرائیں ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں (۲) منقولہ جائداد میرے پاس بصورت زیورات حسب ذیل ہے (۱) کڑے طلائی وزنی ۵ تولہ قیمتی -/۶۶۰ روپے (۲) کنٹھی طلائی وزنی پونے دو تولہ قیمتی -/۲۱۰ روپے (۳) جھمکے طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی مبلغ ۱۸۰ روپے (۴) انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ۸ ماشے قیمتی -/۸۰ روپے میزان کل -/۱۱۳۰ روپے یہ سونا خالص نہیں ہے بلکہ ۲۲ کیرٹ کا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ میری وصیت کی منظوری ملنے پر میں اس کا حصہ جائداد ۱/۱۰ حصہ کی رو سے مبلغ -/۱۱۳ روپے نقد ادا کر دوں گی اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کر دوں یا ثابت ہو جائے تو اس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ حصہ کی رو سے مجھ پر واجب الادا ہو گا۔ الامۃ سردار بیگم حال ساکن گورنمنٹ کوارٹر نمبر ۱ متصل الہلال آفس نیکٹری ملتان چھاؤنی گواہ شد عبدالحکیم جوزا مربی سلسلہ احمدیہ ملتان چھاؤنی۔ گواہ شد ۲۔ عبدالرؤف سیکرٹری وصایا ملتان

مثل ۱۷۵۹۴

میں صفیہ زوجہ راجہ محمد اشرف قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳/۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے چوڑیاں طلائی چھ تولے کانٹے طلائی تین تولے تکہ طلائی ایک تولہ اور انگوٹھیاں طلائی ایک تولہ جن کی موجودہ قیمت -/۱۳۲۰ روپے ہے نیز میرا مہر -/۵۰۰۰ روپے ذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری ماہانہ آمد مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی نیز بعد وفات میرے ترکہ پر بھی یہی وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ صفیہ وود وود میڈیکل سروس بلاک ۱۲ سرگودھا گواہ شد ۱۔ محمود احمد سیکرٹری وصایا شہر سرگودھا۔ گواہ شد ۲۔ حافظ مسعود احمد وود وود میڈیکل سروس بلاک نمبر ۱۲۔ سرگودھا۔

نوٹ :- میں اپنی اہلیہ صفیہ کے مہر مبلغ -/۵۰۰۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد محمد اشرف ۱۰۶ سول لائن سرگودھا۔ گواہ شد ۱۔ محمود احمد سیکرٹری وصایا سرگودھا شہر گواہ شد ۲۔ حافظ مسعود احمد وود وود میڈیکل سروس بلاک ۱۲ سرگودھا۔

مثل ۱۷۵۹۵

میں نذیر احمد ولد چوہدری رسول بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد دس مرلہ اراضی واقعہ محلہ دارالرحمت شرقی مالیتی -/۶۷۵ روپے کی ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس کے علاوہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۷۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد ولد رسول بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنگاپور چک ۵۹۱ ضلع لائل پور۔ گواہ شد ۱۔ بشارت احمد مبشر ولد فضل احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد ۲۔ عبدالستار ولد مہرالدین صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

مثل ۱۷۵۹۶

میں محمود احمد باجوہ ولد چوہدری نذیر احمد باجوہ مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت آفیسر میس پی اے ایف ماری پور کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میری غیر آباد اراضی زرعی دو مربعہ ہے ایک مربعہ نارووال اور دوسرا موضع کالوپرا ضلع سیالکوٹ میں ہے یہ دونوں مربعے میں نے گورنمنٹ سے ایک ہزار روپیہ میں خریدے ہوئے ہیں میں آباد کروا رہا ہوں مگر ابھی تک کل رقبہ آباد نہیں ہوا فی الحال اس زرعی زمین سے کوئی آمد نہیں ہوتی خرچ ہی ہو رہا ہے میں اپنی اس زرعی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میرا گزارہ اس زمین پر نہیں ہے بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۷۷۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد باجوہ گواہ شد ۱۔ ملک محمد اشرف خان سیکرٹری وصایا حلقہ ماری پور گواہ شد ۲۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مثل ۱۷۵۹۷

میں امۃ القیوم شمس زوجہ حافظ مبین الحق شمس قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۸/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) ایک عدد طلائی ٹکہ وزنی ۱½ تولہ قیمتی -/۱۷۰ روپے (۲) ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی پونے دو تولہ -/۲۳۰ روپے (۳) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزن ۴ ماشہ -/۴۰ روپے (۴) دو عدد طلائی بالیاں وزنی نصف تولہ -/۶۰ روپے کل میزان -/۵۰۰ روپے (۵) حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ جو کہ ابھی خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری وصیت آج سے ہی شمار کی جائے۔

الامۃ امۃ القیوم شمس۔ گواہ شد ۱۔ حافظ مبین الحق خاوند موصیہ ۴۸ پامیر لائنز راولپنڈی گواہ شد عطا الٰہی محمد نذیر ساکن آرچرڈ راولپنڈی۔

نوٹ :- مبلغ ۱½ ہزار روپیہ میری بیوی کا حق مہر میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت ۱/۱۰ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد حافظ مبین الحق شمس خاوند موصیہ۔ گواہ شد ۱۔ رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد ۲۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا مال راولپنڈی۔

مثل ۱۷۵۹۸

میں سکینہ بیگم زوجہ میاں محمد حسین قوم آرائیں کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بکٹ گنج مردان ڈاک خانہ خاص ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳/۹/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۲) حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپے جس میں سے دو سو روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں جو کہ میں خرچ کر چکی ہوں۔ (۳) بالیاں دو عدد طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمتی -/۱۶۶ روپے (۴) کلپ طلائی ۲ عدد وزنی ¾ تولہ قیمتی -/۱۰۰ روپے (۵) ہماری جدی جائداد زرعی زمین واقع موضع گوندلانوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے جس کی تقسیم ہونے پر دفتر بہشتی مقبرہ پاکستان ربوہ کو اطلاع دے دوں گی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

(۶) اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری وصیت ۶۳/۹/۱ سے سمجھی جائے۔

الامۃ سکینہ بیگم۔ گواہ شد ۱۔ میاں محمد حسین پنشنر ڈرافٹسمین خاوند موصیہ۔ گواہ شد ۲۔ بشیر احمد دمیس نائب امیر جماعت احمدیہ مردان۔

نوٹ :- مبلغ -/۲۰۰ روپیہ میری بیوی کا حق مہر میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد میاں محمد حسین خاوند موصیہ پنشنر ڈرافٹسمین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان محلہ متصل دو میل گنج بکٹ مردان گواہ شد ۱۔ بشیر احمد دمیس نائب امیر جماعت احمدیہ مردان مالک سیالکوٹ سائیکل ریڈیو کارپوریشن مردان۔ گواہ شد ۲۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا مال مردان ۶۳/۹/۲۹

ہمیشہ
اپنی طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجیے (منیجر)

ہمدرد نسواں (لاہوری گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

خدائے واحد کے بندے ہوکر آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ

خلافتِ فضلِ عمر کے پہلے پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں ہمیں شکرانہ کے طور پر کوئی ایسا کام کرنا چاہیئے جو ہمیشہ کیلئے بطور یادگار رہے

نئے سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا پیغام

ربوہ — مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے نئے سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام ایک پیغام بھی دیا تھا جس میں باہمی محبت و اخوت اور اتحاد و اتفاق پر زور دینے کے علاوہ احباب کو توجہ دلائی تھی کہ خلافت فضل عمر کے پہلے پچاس سال پورے ہو کر اکیاونواں سال شروع ہونے کی خوشی میں ہمیں شکرانہ کے طور پر اس سال کوئی ایسا کام کرنا چاہیئے جو ہمیشہ کے لئے بطور یادگار رہے۔ آپ کے اس اہم پیغام کا مکمل متن ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے:۔

نئے سال کا پیغام

میں تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کو نئے سال کے آغاز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ پیغام دیتا ہوں:۔ "وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپائدار۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام ہونے کو ہے"

"تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں یاد رکھو، سب سے بڑی ہمدردی خلق انھیں راہ حق کی طرف ہدایت کرنا اور انھیں خدا تعالیٰ سے روشناس کرانا ہے"

صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح باہمی اخوت اور محبت اور شفقت اور ہمدردی کا نمونہ دکھاؤ۔ آپس کے اختلافات کو بھول جاؤ اور آپس کے تنازعات کو یکسر مٹا دو۔ خدائے واحد کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ اور اتحاد اور اتفاق میں تمام دنیا کے لئے ایک مثال ہو جاؤ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی مسلمان اور احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ۷۵ سال گزر چکے ہیں اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر پچاس سال ہو چکے ہیں ان سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو انعامات کئے اور ہمیں جو ترقیات عطا فرمائیں ان کے شکریہ کے طور پر ہمیں اس سال کوئی ایسا کام کرنا چاہیئے جو ہمیشہ کے لئے بطور یادگار رہے۔ میں یہ اعلان کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ احمدی خواتین اس امر میں احمدی مردوں سے سبقت لے گئی ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں ایک ایسا کام سرانجام دینے کا فیصلہ کیا ہے جو فی الواقعہ ہمیشہ کے لئے بطور یادگار رہ سکتا ہے۔ انھوں نے کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ایک مسجد بنانے کا جلسہ پر اعلان کیا ہے جس پر دو لاکھ روپیہ خرچ اٹھے گا اور خواتین جلسہ نے ہی اس کے لئے اب ایک لاکھ روپیہ کے وعدے لکھوا دیئے۔ جزاھن اللّٰہ احسن الجزاء

احمدی مردوں کو بھی چاہیئے کہ وہ کامیاب پچاس سالہ دورِ خلافت فضل عمر اور قیام جماعت پر ۷۵ سال گزرنے کی یاد میں بطور شکرانہ امریکہ یا یورپ کے کسی اور مقام پر ایک شاندار مسجد بنائیں اور مجلس مشاورت پر اس کا فیصلہ کیا جائے۔

مکرم خواجہ ظہور شاہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۵ رجنوری۔ مکرم خواجہ ظہور شاہ صاحب جو امسال جلسہ سالانہ پر لاہور سے ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ہاں مقیم تھے مورخہ ۳ رجنوری ۶۵ء کو نہایت مختصر علالت کے بعد ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم، محترم مولانا شمس کے خسر محترم خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او کے بھائی تھے۔ نہایت نیک متقی اور مخلص احمدی تھے تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا، مورخہ ۴ رجنوری کو بعد نماز ظہر محترم مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مختلف محلہ جات کے دوست شامل ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

الجزائر میں ہولناک زلزلہ

الجزائر ۵ رجنوری۔ الجزیرہ سے دو سو میل جنوب کی جانب شہر مسیلہ میں ہولناک زلزلہ سے چار افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے اس سے ۲۰۰۰ مکانات زمین بوس ہو گئے۔

کشمیر کے انضمام کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کا فیصلہ

اعلیٰ سطح کی کانفرنس نے اپنی سفارشات مرتب کر لیں

راولپنڈی ۵ رجنوری بھارت نے مقبوضہ کشمیر کو مکمل طور پر ضم کرنے کے لئے جو اقدامات شروع کر رکھے ہیں ان کی روک تھام کے لئے پاکستان نے جوابی اقدامات پر غور شروع کر دیا ہے اس سلسلہ میں کل صبح دفتر خارجہ میں ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس ہوئی جس میں وزیر داخلہ و امور کشمیر خان حبیب اللہ خان اور دوسرے اعلیٰ افسروں کے علاوہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد نے بھی شرکت کی جو گذشتہ رات اس کانفرنس میں شرکت کے لئے خاص طور پر کراچی سے راولپنڈی آئے تھے۔

باور کیا جاتا ہے کہ کہ اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں بھارت کے اقدامات کا مقابلہ کرنے کے لئے کچھ سفارشات مرتب کی گئی ہیں جو حکومت کو پیش کی جائیں گی۔

کانفرنس میں جس کی صدارت وزیر امور کشمیر خان حبیب اللہ خان کر رہے تھے جنگ بندی لائن پر بھارتی فوج کی بڑھتی ہوئی جارحانہ کارروائیوں پر بھی غور کیا گیا۔ واضح رہے کہ بھارتی فوج روزانہ کئی کئی بار جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ کل صبح کانفرنس کے اختتام پر جب وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا گیا تو انھوں نے "کانفرنس کے رجحان" کے بارے میں کچھ بتانے سے گریز کیا۔

واضح رہے کہ پاکستان نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے انضمام کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ اور ان کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہوگی۔

صدر ایوب کی کامیابی پر جشن مسرت لاہور میں زبردست جلوس نکالا گیا

سارے ملک میں عام تعطیل، سرکاری اور نجی عمارتوں پر چراغاں

راولپنڈی ۵ رجنوری۔ صدر ایوب کی کامیابی پر کل ملک بھر میں یوم نصرت و کامرانی منایا گیا پاکستان کے دونوں صوبوں کے تقریباً تمام شہروں میں جلوس نکالے گئے۔ بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں غریبوں میں کھانا تقسیم کیا گیا اور آتش بازی چھوڑی گئی۔ سرکاری اور غیر سرکاری عمارات پر چراغاں کیا گیا صدر ایوب کی درازی عمر اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ سرکاری و غیر سرکاری عمارات پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ کل ملک بھر میں سرکاری دفاتر اور تعلیمی ادارے بند رہے جس کی وجہ سے کل جشن کی گہما گہمی بہت زیادہ تھی مختلف مقامات پر استقبالیہ دعوتیں بھی منعقد ہوئیں، علی الخصوص لاہور میں زبردست جلوس نکلا

روس شمالی ویٹ نام کا بچاؤ کرے گا

ماسکو ۵ رجنوری۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام پر حملے کی صورت میں وہ بے تعلق نہیں رہے گا اور پوری قوت سے اس کا بچاؤ کرے گا۔

روسی وزیر خارجہ نے شمالی ویٹ نام کے وزیر خارجہ کو لکھا ہے کہ ہم آپ کے ملک کی آزادی اور خود مختاری کا بچاؤ کریں گے۔ انھوں نے جنوبی ویٹ نام کی تحریک آزادی کی حمایت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ امریکی افواج اسے خالی کریں انھوں نے ویٹ نام کا مسئلہ بات چیت کے ذریعے طے کرنے پر زور دیا ہے

پاکستان کی خارجہ پالیسی آزاد ہے، چین کے وزیر اعظم کا خراجِ تحسین

کراچی ۵ رجنوری۔ چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تعریف کی ہے حال ہی میں چین کی عوامی کانگرس میں انھوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان پچھلے چند سالوں سے آزاد پالیسی پر چل رہی ہے اور بعض حلقوں کی رکاوٹوں کے باوجود چین اور دوسرے افریقی اور ایشیائی ملکوں سے دوستانہ تعلقات استوار کر رہی ہے یہ پالیسی پاکستانی عوام کے مفاد اور افریشیائی استحکام سے مطابقت رکھتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴